

## جسے پور ادبی میلے میں

# سمتی سرحدیں

اسٹیوڈھی، کرچوف

**پیکوایر** سرحدوں سے مادر امصنف کے تصوری عملی تجھیم ہیں۔ ہندوستانی والدین کے بیہاں انگلینڈ میں پیدا ہونے والے افریقی اور امریکہ میں پروان چڑھنے اور اب جاپان میں رہنے ہیں۔ ان کے لیے پوری دنیا یکسان طور پر اچھی بھی ہے اور بُھن بُھی۔ ان کی تحریر شافتھوں اور لوگوں کے درمیان اس جگہ کا جائزہ لئی ہے جس میں کہوہ رہنے ہیں۔ دی گاؤں سول: جیت لیک، شانپنگ مالز اور دی سرق قارہ ہوم میں رہ لکھتے ہیں "ایک ہی ساتھ تین شافتھوں میں پروان چڑھنے کی وجہ سے ان میں سے کوئی بھی پورے طور پر میری غمیں ہے۔ مجھے بالکل ابتدائیں ہی اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ میں زمان و مکان دونوں سے محروم ہو رہا ہوں۔ میری کوئی تاریخ

گواہیں پیدا ہوتے والی  
مضمون تکار اور صحافی  
سوپریلیو، جسے پورا دی میں  
میں ناول نگار و کرم سنتھ سے  
کتابوں پر گفتگو کرتے ہوں۔

Jefferies   
In Conversation  
Vikram Seth  
with  
Sonia Faleiro  
Presented by  
Jefferies India Pvt Ltd



نہیں، میں مجھ سے کر سکتا تھا اور میں بے گھر ہونے کے بوجھتے زندہ رہا۔"

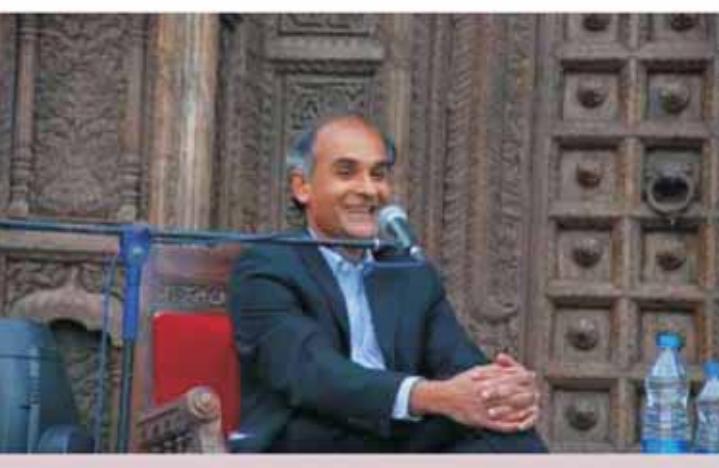
ایرانی مصنفوں، ایڈیٹریس، قارئین، ناشرین اور فن کاروں میں شامل تھے جو بے پور، راجستھان کے دیگر بولی میں بے پور ادبی میلہ ۲۰۰۹ کے دوران پر جوش و مرگم مکالے میں شرکت کے لیے اکٹھا ہوئے تھے۔ اس کے لیے جزوی مالی معاوضت نہیں دیلی میں واقع امریکی سفارت خانے نے کی تھی۔ ادبی لگاریشات سے لے کر صحافت، سفرنامے، تاریخ، سوانح عمریاں اور ادب اطفال تک ادب اور آرٹ کی مختلف اصناف اس میں شامل تھیں۔ سرحدوں سے ماوراء تحریر و میں کا موضوع میلے کے دوران پارہا ابھر کر سامنے آیا جس میں ہندوستان، امریکہ، برطانیہ، پاکستان، آسٹریلیا، ملیشیا، چین اور بھلکدیش کے شرکاء نامایاں تھے۔

اپنے ارتقائی سفر کو یاد کرتے ہوئے ایرانی ایک طبقہ سانتے ہیں کہ ادب کے طالب علم کے طور پر انہوں نے کوئی ایسی صلاحیت حاصل نہیں کی جس کی کہ بازار میں کوئی تدریج ہو سوائے اس کے کہ کیسے پڑھا اور لکھا جائے۔ "جتنا زیادہ میں نے ادب کا مطالعہ کیا تاہم زیادہ میں بے روزگاری کی کیے موزوں ہوتا



راینسن، ایک شاعر جن کا صرف ایک نام ہے، رائٹر و فلم ڈائیکٹر سگری چھابڑا اور امریکی مصنف ماڈل میک ڈونالڈ آدمی میلے کے بعد نئی دھلی میں یو ایس ڈپٹی چیف آف مشن استیون جے۔ واٹھ کی استقبالیہ تقریب میں۔

ہوں۔ بعد ازاں سیاہ فام اور لاطینی امریکی آبادیوں میں ایک سماجی نظم کے طور پر کام کے دوران انہوں نے پایا کہ، لوگ یہ تک نہیں جانتے تھے کہ "سفید فام غریبی" بھی کوئی چیز ہے۔ یادداشت لکھنے کے ان کے فیصلے کو تقویت سماجی نظم کے طور پر کام کرتے ہوئے ہونے والے تحریر بات سے ملی جب انہوں نے دیکھا کہ ماں میں اپنی کہانیاں اس لئے ساختی ہیں تاکہ دوسروے لوگوں تک پہنچ سکیں اور یادداشت لکھنے کا فیصلہ انہوں نے اس وقت کیا جب انہوں نے کہانی ساختی کا اثر سامنے وا رکھا۔ بیان کرنے والے لوگوں پر دیکھا۔ میک ڈونالڈ کا مشاہدہ ہے کہ اپنے آپی وطن سے محبت و فخر کا تعلق رکھنا ایک آفیشی تحریر ہے اور اس جگہ واپسی ایک طرح کی تسلیک فراہم کر سکتی ہے۔ رشتوں اور مععارضے کے بارے میں پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے اور یہ احساس کرتے ہوئے کہ وہ ایک وسیع تر سماجی گروپ کا حصہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ "یہ مرے لیے اب دنیا کا بہترین پڑوس ہے۔" میلے کے بعد اپیں کی دیپا نجی کا تھی کس ساتھ ایک انش روپ میں لکھنے کے عمل کو میک ڈونالڈ کو شائق ہوئی جب سفرناموں کا سلسلہ آیا ہوا تھا۔ مشرق کے مغرب کے ساتھ ملنے کی وجہ سے ثقافوں کا جو تصادم ہوتا ہے اس کا مطالعہ کرتے ہوئے ایران کو خودا پنے کیش رثاقی و رثے کی بحث نظر آئی۔ وہ کہتے ہیں، "اس میں بڑی حد تک میرا پس منظر بول انتظار آیا۔"



مصنف پیکو ایرن جسے پور ادبی میلہ میں شرکا، سے گفتگو کرتے ہوئے۔

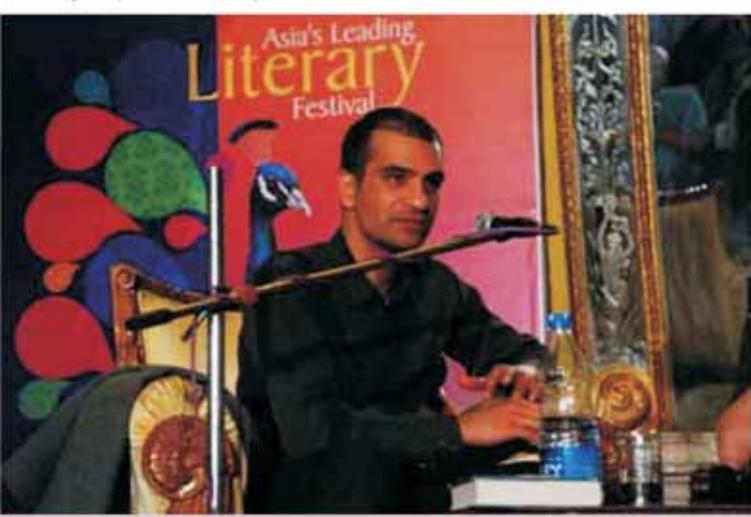
"اس خاکساری کے باوجود وہ نام میگرین کے مضمون نگار بنے۔ بعد میں ایرن نے" ویڈیو ٹھائٹ ان کی تحریر میں وہ این اور پورٹ فریم وی نات سو فار ایس" لکھنے کے لیے چھٹی لی جو ۱۹۸۹ میں اس وقت شائع ہوئی جب سفرناموں کا سلسلہ آیا ہوا تھا۔ مشرق کے مغرب کے ساتھ ملنے کی وجہ سے ثقافوں کا جو تصادم ہوتا ہے اس کا مطالعہ کرتے ہوئے ایران کو خودا پنے کیش رثاقی و رثے کی بحث نظر آئی۔ وہ کہتے ہیں، "اس میں بڑی حد تک میرا پس منظر بول انتظار آیا۔"

اس عالمی روح کے برکت میرا پس منظر بول انتظار آیا۔" پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں اور اس کے باوجود بھی وہ انسانی تحریر کے بارے میں کچھ آفیشی جیزیں ترسیل کرتے ہیں۔ چند باتی طور پر شدید متأثر کرنے والی اپنی یادداشت "آل سوس: اے فیلی اشتوی فرام ساؤ تھی" میں میک ڈونالڈ اپنے ان تحریر بات کو بیان کرتے ہیں جو انہیں جنوبی بوشن کے مضافات میں واقع ساؤ تھی نامی انتہائی مظلہ آبادی میں پرداں چڑھتے ہوئے حاصل ہوئے۔ میک ڈونالڈ اس آبادی کی غربت، تشدید اور جرم کے بارے میں وہ تصیارات بیان کرتے ہیں جنہیں کھلے عالم نہ کوئی بیان کرے گا اور نہ ان کا اعتراف کرے گا۔ اپنے آپ میں گم یا آبادی ۱۹۷۴ میں اس وقت قومی رسوائی کے آسمان کو چھوٹنے لگی جب اسکو لوں میں نسلی انفریق مٹانے کے مسئلے پر فدادت پھوٹ پڑے۔

میلے کے دوران اپنے تبصرے میں میک ڈونالڈ نے اس آبادی کے اندر رہنے کے اپنے تحریر بات کو از سر تو اس طرح یاد کیا۔ "گویا ہاں سے لکھنا ایک چھوٹی اور مزید معلومات کے لئے" میں ایڈیٹریس اور میلہ میں ایک سیشن کے دوران بولتے ہوئے۔

میک ڈونالڈ نے اپنے تبصرے میں ایڈیٹریس اور میلہ میں ایک سیشن کے دوران بولتے ہوئے۔

<http://jaipurliteraturefestival.org/>



مصنف ندیم اسلم آدبی میلہ میں ایک سیشن کے دوران بولتے ہوئے۔

شہیت ہے جس نے انہیں خرافیائی حدود سے آزاد کیا اور انہیں اس کی تنقیب والائی کہ وہ پاکستان اور برطانیہ میں اپنے تجربات سے اپر اٹھ کر اپنی تحریروں میں پوری دنیا کو پیش کریں۔

سفر ناموں سے متعلق ایک نشست میں جدت پسند برطانوی مصنف، ولیم ڈارلیل نے وکرم سینھ، جو سفر نام لکھنے والے سے زیادہ ناول نگار اور شاعر کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں، سے پوچھا جا کہ سفر نام لکھنے والا اپنے قاری کو اسکی کیا پسند دیتا ہے جو انہوں نے صحیح مفہوم میں اس وقت سفر نام لکھنے کا کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا جب وہ بتا کہ سفر کر رہے تھے لیکن لوگ ان سے سفر کے بارے میں مسئلہ پوچھتے رہے، جب انہوں نے اپنے سفر کے باہم میں پندرہ صفات لکھ کر تو ان کے والد نے ان کی اس بات کے لیے حوصلہ افزائی کی کہ وہ کوئی ناشرعاً کریں نہیں میں ان کی

کتاب فرام ہیون ایک: مریول تھروں کیا مگ اینڈ بیت و جو میں آگئی جو صرف یہ کہ سفر نام ہے بلکہ ان شخصیات اور مقامات کا مرقع بھی جن سے مصنف ملایا ووچار ہوا۔ لگلت میں پیدا ہونے والے اور برطانیہ امریکہ اور جمن میں تعلیم حاصل کرنے والے سینھ ایک ایسے سیاح ہیں جن کی تحریروں میں مختلف ممالک میں رہائش کے تجربات کا اظہار ہے۔ ایش فورڈ یونیورسٹی کیلی فورنیا میں برسوں قیام کے دوران انہوں نے معاشریات، شاعری اور مندرجہ (چینی زبان) کا مطالعہ کیا اور پھر وہاں تصفیہ و تالیف کی تدریس کے لیے واپس گئے۔ کئی زبانوں کے مابہر سینہ معدود شافعوں سے متاثر ہیں لیکن کہتے ہیں کہ انگریزی وہ خاص آلہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنے فن کو پیش کرتے ہیں۔

ایر کتے ہیں سفر نام لکھنا گویا خونوشت لکھتا ہے۔ ایک انتیش، ایک ٹنکو، ایک اپنی ہی تصویر کشی۔ یعنی کسی جگہ کا استعمال کرتے ہوئے ان کاموں کو انجام دینا جو آپ گھر پر نہیں کر سکتے۔ وہ کہتے ہیں ”سارے ہی عظیم سفر نام لکھنے والے گویا قطیل پر گئے ہوئے افسانہ نگار ہیں۔“

”گھوست ہرین ٹوکی ایسٹرن اشارہ: آن دی ریکس آف دی گریٹر دیلے بے بازار میں امریکی سفر نام نگار پال تھوڑو نے سنبھیدہ قارئین کے اپنے چھے لوگوں کے ساتھ ملاقات کے تجربے بیان کیے ہیں۔ اس کے ایک حصہ جس میں جے پورا دبی میلے کی مکمل روح جیسے سماں ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔“ میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ تر سنجیدہ اور بہت زیادہ طرح کی کتابیں پڑھنے والے قاری دنوں ایک جیسے ہوتے ہیں ایسی الفاظ کے تینی اپنے انہاں میں نہایت شدید بخشندہ دماغ کے حامل لیکن جب وہ اپنے ہی جیسے اور ہم خیال قارئیں سے ملتے ہیں تو پر سکون اور نیمات شوق سے بات کرنے والے بلکہ باقی نظر آتے ہیں۔“

میک ڈنالڈ نے اس کا تجربہ ہندوستان میں لوگوں کے ساتھ اپنی میل جوں کے دو ان کیا۔ یہ ایک بات ہے جسے سمجھنا چاہیے کہ ایک آفاقی زبان ہے جو سماجی سوش میں واقع ساوتھ بوسن سے لے کر بنیاد میں واقع ساوتھ برس تک ابلاغ کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن یہ ایک اور جیز ہے جسے کچھ کی ضرورت ہے جب ہم گلوپ کے دوسری جانب سفر کر رہے ہوں، جیسے ہندوستان کا تو ہم میں سمجھا اور تعلق خاطر نیز آفاقی عناصر سے مکمل اطباء ہم ٹنکی کے ساتھ کہانی سننے اور کہانی سننے وہوں کی صلاحیت ہوئی چاہیے۔“



نی دہلی کے امریکی سفارت خانے میں انفار میشن رسورس افسر کے طور پر اسٹیون پی. کر چوف ہندوستان، ٹنکو دیش، نیپال اور سری لنکا میں امریکی لاہریوں کا انتظام دیکھتے ہیں۔ دیپا ٹنکی کا تھی نے بھی اس مشہون کے لیے تعاون کیا ہے۔

## قومی لانبریری ہفتہ

- تقریبات: امریکی لاہریوں کے لیے کام کرنے جیسا ہے۔۔۔ یہ آفیسیت جیسا ہے۔ اور بنیادی طور پر کسی بھی الیے اور درکو دوسروں کے لیے بلکہ لاہال طور پر ہمارے اپنے لیے تھے میں بدلنا ہمارا مقصد ہوتا چاہیے تاکہ دنیا سب کے لیے رہنے کے لائق ہے۔
- مقصود: لاہریوں کا استعمال
- کتب سے ۱۹۵۸ء
- اس سال: ۱۸ مارچ سے ۱۸ مارچ
- عنوان: دنیا کا رابطہ @ آپ کی لاہریوی ایسٹرن ایشن
- اپاٹر: امریکن لاہریوی ایسوی ایشن

### مزید معلومات کے لئے:

قومی لانبریری ہفتہ

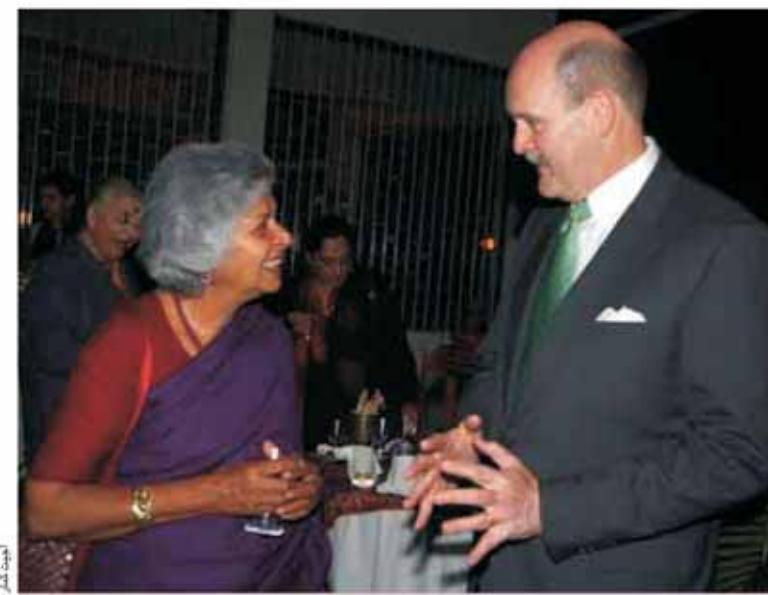
<http://www.ala.org/ala/aboutala/offices/pio/natllibraryweek/nlw.cfm>

ہندوستان میں امریکی لاہریوں

<http://newdelhi.usembassy.gov/americanlibrary.html>

ساتھ کام کرنے کی وجہ سے ملک کے ساتھ کام پر بیانیں اور کھوں کے ساتھ رہا جائے) اتنی ہی زیادہ اہم تھی۔۔۔ جیسے ساوتھی میں اپنے گھر لوٹنا، تاکہ میں اپنے خاندان اور اپنے سماج کے بارے میں تمام چیزوں کو جان سکوں اور قول کر سکوں۔ (چاہے خرافیائی طور پر میرا خاتمہ کہیں بھی ہو۔)

پاکستان تباہ برطانوی افسانہ نگار ندیم اسلم کے افسانوں میں مدھیہ بنیاد پرستی، جنگ اور شدید کے نتیجے میں سماجی تباہنا بھی دلخت ہوتا نظر آتا ہے۔ اسلام نے اکثر اور کلے عام اس کا اظہار کیا ہے کہ وہ



صحافی اور منحر کار کن زمی چہابزا اور یو ایس ڈپٹی چیف آف مشن اسٹیو جے۔ واٹ نشی دہلی میں اپنی رہائش گاہ پر مصنفوں کو دیے گئے استقبالیہ میں۔

سری انکا نہاد کناؤنی مصنف مانگل اونڈاٹ سے متاثر ہیں جنہوں نے ”دی انگلش پوشیٹ، کلاسی“ ہے۔ جب سامیں میں سے ایک شخص نے اسلام سے ان کی تحریروں پر اونڈاٹ کے اثر کے بارے میں پوچھا تو اسے یہ تو قع ضرورتی ہو گی کہ ان کا جواب اسٹاک پر مركوز ہو گا کیونکہ دنوں ہی مصنف بہت ہی خوبصورت اور غیر معمولی نظر لکھتے ہیں۔ ہر حال اسلام نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ اونڈاٹ کی